Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 4, Issue 4
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

ڈاکٹر عبدالستار ملک
استاد شعبۂ اردو ،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،اسلام آباد

اردو علم الاصوات: تفہیم و تجزیہ

Dr. Abdul Sattar Malik
Lecturer, Department of Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad

Urdu Phonology: Understanding And Analysis

Phonology studies the cross sounds of a particular language, e.g., Arabic, Urdu, English, etc. Every language has a special system of sounds, and it has some rules and regulations. Phonology deals with the principles and techniques used to identify the distinctive sounds or phonemes used in a language and to use sounds in a systematic way to form words and phrases. The variations that occur are explained. If a language or dialect is to be established or alphabetized, the phonemic principles and techniques of that language or dialect are explored. In this research paper, the basic concepts, principles, and techniques of phonology have been studied in the context of Urdu.

Key words: Phonology, Segmental and Suprasegmental Units, Minimal Pair, Syllable , Phonemics/Phonology

کلیدی الفاظ: علم الاصوات، صوتیہ، قطعاتی اور فوق قطعاتی اکائیاں، اقلی جوڑا، صوتِ رکن

کسی زبان کے صوتی نظام کی سب سے چھوٹی اکائی صوتیہ یا فونیم (Phoneme) کہلاتی ہے۔ فونیمیات لسانیات کی وہ شاخ ہے، جس میں کسی زبان کے صوتیہ کی تحقیق اور اس کا تعین کیا جاتا ہے اور ان کی ذیلی اقسام کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ پروفیسر نصیر احمد خاں نے اپنی کتاب "اردو لسانیات" میں امریکی ماہر فونیمیات کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''کوئی بھی ایسی چھوٹی سے چھوٹی بامعنی آواز یا صوتی عنصر جس کی مزید تقسیم نہ ہو سکے، اگر لفظ میں معنی کا فرق پیدا کر دے تو وہ فونیم کہلاتی ہے۔''[(1)]
غرض کہ صوتیہ کسی زبان کی ایسی بامعنی تخالفی آواز ہے، جس سے الفاظ کے معنی میں فرق پیدا ہوتا ہے۔ اس شعبہ لسانیات میں فونیم کی شناخت کے ساتھ ساتھ اس کی ترتیب اور تنظیم سے بھی بحث کی جاتی ہے۔

دنیا کی تمام زبانوں میں اظہار کے لئے گنی چنی آوازوں کا استعمال ہوتا ہے۔ فونیمیات میں یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی ایسی تسلی بخش تکنیک مرتب کی جائے جس سے کسی زبان میں استعمال ہونے والی اصوات کی امتیازی اکائیوں کی شناخت کی جا سکے اور ان اکائیوں کو زبان کے حروف تہجی یا رسم الخط مرتب کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔ بہ الفاظ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ فونیمیات میں کسی زبان میں استعمال ہونے والی امتیازی اصوات کا تجزیہ ہوتا ہے۔ صوتیات میں آوازوں کی زیادہ سے زیادہ نزاکتیں دریافت کی جاتی ہیں لیکن فونیمیات میں غیر ضروری نزاکتوں کو نظر انداز کر کے صرف انھیں امتیازات اور باریکیوں کا جائزہ لیا جاتا ہے جو معنی کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ لسانیات کے اس شعبہ میں ہمیں اس بات سے غرض نہیں کہ زبان میں استعمال ہونے والی اصوات کی ادائیگی کس طرح ہوتی ہے یا کسی صوت کو ادا کرنے کے لئے کن اعضائے تکلم کی ضرورت ہے یا کوئی آواز کس مخرج سے خارج ہوتی ہے؟ بلکہ اس کے برعکس فونیمیات کا مقصد کسی زبان کے صوتی نظام کی نشان دہی کرنا ہے اور صوتی نظام میں امتیازی آوازیں ہی اہم ہیں۔

صوتیات اور فونیمیات دونوں ہی زبان کی آوازوں کا مطالعہ کرتے ہیں لیکن ان دونوں میں بنیادی فرق ہے، جسے پروفیسر اقتدار حسین خاں نے اپنی کتاب صوتیات اور فونیمیات میں تفصیل سے بیان کیا ہے:

(i)۔ صوتیات میں ہم زبان میں استعمال ہونے والی آوازوں کے پیدا کرنے کے تلفظی طریقوں اور ان کی درجہ بندی کے اصولوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

(ii)۔ فونیمیات میں کسی زبان کی اہم آوازوں یعنی فونیم کو معلوم کرنے کے اصولوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

(iii)۔ صوتیات میں جن آوازوں کے بیان کرنے کے طریقوں کا جائزہ لیا جاتا ہے، وہ کسی بھی زبان میں ہو سکتی ہے۔ فونیمیات میں کسی خاص زبان کے فونیم ہی معلوم کرنے کے طریقوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

(iv)۔ صوتیات میں جن آوازوں کا جائزہ لیا جاتا ہے وہ نظریاتی طور سے لا محدود ہوتی ہیں۔ فونیمیات میں جن آوازوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے وہ ہر زبان میں محدود ہوتی ہیں، جو عام طور سے 15 سے 50 کے بیچ میں ہوتی ہیں۔

(v) ۔ صوتیات میں وہی آوازیں شامل ہیں جو واقعتاً ادا ہوتی ہیں جبکہ فونیم میں کئی ملتی جلتی آوازوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔

(vi) ۔ صوتیات میں آواز میں جس طرح ادا ہوتی ہیں ان کو تحریر میں مربع قوسین میں دکھایا جاتا ہے۔ فونیم کی تفاعلی حیثیت ہوتی ہے اور اس کو ترچھی قوسین میں دکھاتے ہیں۔ مثلاً اردو میں لفظ "بالٹی کو صوتیات کی رو سے [balti] اور فونیمیاتی رو سے /balti/ سے دکھایا جائے گا۔[2]

فونیمیاتی مطالعے کو بخوبی سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ فونیمیات کی اصطلاحات سے بھی واقفیت ہو۔ ذیل کی سطور میں فونیمیات میں استعمال ہونے والی کچھ اہم اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔

الف قطعاتی اکائیاں: (Segmental)

فونیم: (Phoneme)

فونیم علم اصوات کی ایک بنیادی اکائی ہے۔ یہ آواز کی سب سے چھوٹی اکائی ہے جو کسی زبان کے اندر معنی میں تبدیلی کا سبب بنتی ہے، لیکن اس کا خود کوئی معنی نہیں ہے۔ یہ سب سے چھوٹی ساختی اکائی ہے جو کسی لفظ کے معنی کو الگ کرتی ہے۔ فونیم کسی زبان کے صوتی نظام کی سب سے چھوٹی، امتیازی یا تخالفی کائی ہے۔ فونیم کی امتیازی خصوصیت سے مراد کسی لفظ کے معنی تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے۔ مثال کے طور پر۔ لفظ "جال" اور "حال میں موجود ایک آواز کی تبدیلی لفظ کا معنی بدل دیتی ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ "ج" اور "ح" اردو زبان کے اندر دو مخصوص آوازیں ہیں۔ جسے علم اصوات میں ہم فونیم کہتے ہیں۔

اقلی جوڑا: (Minimal Pair)

دو الفاظ کا ایسا جوڑا جن میں لفظ کے کسی مخصوص مقام پر (یعنی لفظ کے شروع، درمیان یا آخر) میں ایک صوت کو چھوڑ کر باقی اصوات ایک جیسی ہوں، اقلی جوڑا کہلاتا ہے۔ مثلاً بال، چال اور دال، سال وغیرہ۔ مذکورہ مثال میں سبھی الفاظ کے تمام حروف ایک جیسے ہیں سوائے شروع کے حروف کو چھوڑ کر، اسی وجہ سے یہ الفاظ معانی کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس اعتبار سے انھیں اقلی جوڑا کہا جا سکتا ہے۔ "ب، چ، د، س" کی فونیمی حیثیت طے ہو جاتی ہے۔

ذیلی اقلی جوڑا: (Sub Minimal Pair)

ذیلی اقلی جوڑے میں دو بنیادی تخالفی اصوات کے علاوہ دیگر اصوات بھی مختلف ہوتی ہیں۔ وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل ان دو ادو الفاظ کو لیجیے۔

تمیز 'اور دبیز۔ ان الفاظ میں شروع میں "ت" اور "د" والی اصوات کے فرق کے علاوہ درمیانی پوزیشن میں "م" اور "ب" کا فرق بھی ہے۔ دوسری مثال اصرار /Israr/ اور اظہار /lzhar/ ۔ ملاحظہ ہو کہ ان الفاظ میں درمیانی پوزیشن میں "ص" اور "ظ" کے فرق کے علاوہ درمیانی پوزیشن ہی میں "ا" اور "ہ" کا فرق بھی ہے۔ لہٰذا الفاظ کے ان دونوں جوڑوں کو ذیلی اقلی جوڑے" کہا جائے گا۔

صوت رکن : (Syllable)

صوت رکن تکلمی صوت کی ترتیب کے لیے تنظیمی اکائی ہے۔ جو ایک یا ایک سے زیادہ صوتیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ کلمہ یا لفظ ایک صوتِ رکن پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے اور زیادہ پر بھی۔ صوتِ رکن کی تعداد کی نسبت سے کلمے یک رکنی، دو رکنی اور سہ رکنی وغیرہ کہلاتے ہیں۔ مثال کے طور پر آ(آ)، آخر (آ+خر)، مستقبل (مس+تق+بل)۔ ہم طویل لفظ کو ٹکڑوں میں بانٹ کر بولتے ہیں اور ہر ٹکڑا ایک صوتی بل (Stress) پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہی ٹکڑے صوتِ رکن ہیں۔ دی گئی مثال میں پہلے لفظ میں ایک، دوسرے میں دو اور تیسرے میں تین صوتِ رکن ہیں۔ معلوم ہوا کہ صوتِ رکن ایک لفظ بھی ہو سکتا ہے اور لفظ کا حصہ بھی۔ جو صوتِ رکن مصمتے پر ختم ہوا سے بند صوتِ رکن (Closed Syllable) اور جو صوتِ رکن مصوتے پر ختم ہوں۔ اسے کھلا صوتِ رکن (Open Syllable) کہتے ہیں۔

مصمتی خوشہ:(Consonant`s Cluster)

مصمتی خوشہ سے مراد کسی لفظ میں مصمتوں کاایک ایسا تسلسل ہے جس کے درمیان کوئی مصوتہ نہ ہو۔ مصمتی خوشہ ،ابتدائی،درمیانی اور آخری تینوں پوزیشنوں پر پایا جاسکتاہے۔ مثلاً: پریم،پلیٹ،ڈرائیور، قدر، جنس،وقت، شکل،دوست وغیرہ۔

فوق قطعاتی اکائیاں:(Supra-Segmental)

کوئی بھی بولی جانے والی زبان دو طرح کی خصوصیات (Features)کی حامل ہوتی ہے۔ایک "قطعاتی (Segmental) "،جنھیں دو اہم قطعات (مصمتے اور مصوتے) میں تقسیم کرتے ہیں اور دوسرے۔ فوق قطعاتی (Supra-Segmental) یا عروضیاتی خصوصیت (Prosodic Features) کے نام سے جاناجاتاہے۔ جیسے سر(Pitch) ،تاکید زور(Stress) ،لہجہ(Intonation) ،اتصال(Juncture) ،رفتار(Tempo) وغیرہ۔

ذیل میں چند اہم فوق قطعاتی خصوصیات کا تعارف کرایاجاتاہے۔

تاکید/زور /بل:(Stress)

تاکید یا بل تنفسی بہاؤ میں اس زور کو کہتے ہیں جس سے ایک صوت رکن دوسرے صوت رکن کے مقابلے میں زیادہ زور سے بولا جاتا ہے۔ عموماً دو یا دو سے زیادہ صوت رکن والے الفاظ میں ایک صوتِ رکن دوسرے صوتِ رکن کے مقابلے میں زیادہ زور سے بولا جائے گا۔

تقریباً دنیا کی سبھی زبانوں میں یہ بل موجود ہے کسی زبان ہیں محض صوتی حیثیت رکھتا ہے یعنی تلفظ کا فرق پیدا کر سکتا ہے جیسے اردو اور کسی زبان میں فونیمی حیثیت رکھتا ہے یعنی معنیٰ کو بدل سکتا ہے جیسے انگریزی۔۔ جن زبانوں میں بل فونیمی حیثیت رکھتا ہے۔ایسی زبانوں کو بل والی زبانیں (Stressed Timed Languages) کہتے ہیں۔انگریزی اس کی بڑی مثال ہے۔

الفاظ کے تلفظ میں بل کی خاص اہمیت ہے۔ مثلاًپرہیز(پر+ہیز)دو صوتِ رکن پر مشتمل ہے۔اس میں دوسرے صوتِ رکن پر زیادہ زور ہے اور یہ زیادہ طویل ہے۔اسی طرح ذیل کے دو الفاظ دیکھیے:

کھٹاس(کھ+ٹا+س)اور مہینہ (م+ہی+نَ)ان دونوں الفاظ میں پہلے صوتِ رکن پر ثانوی زور ہے،دوسرے پر اصلی اور تیسرے پر خفیف سا زور ہے۔اگرچہ اردو میں بل کی کمی بیشی سے الفاظ کے معانی تبدیل نہیں ہوتے،تاہم تلفظ اور لہجے میں فرق پڑتا ہے۔موسیقی میں بل کی اہمیت خاص طور پر بڑھ جاتی ہے۔یہاں کبھی لفظوں کو کھینچ کر اونچا بولا جاتاہے اور کبھی مختصر اور دھیمے لہجے میں۔

تدریجیہ/ معبر(Glide):

وہ عبوری مصوتی صوت جو ایک صوت کی ادائیگی سے دوسری صوت کی ادائیگی کے درمیانی وقفے ہیں پیدا ہوتی ہے۔تدریجیہ مصوتہ اس وقت پیدا ہوتا ہے،جب اعضائے نطق ایک مصوتے کی تخلیق سے دوسرے مصوتے کی تخلیق کی طرف منتقل ہو رہے ہوتے ہیں۔

ادغام:(Assimilation)

جب کوئی آواز کسی دوسری آواز کے قرب کی وجہ سے اسی کی سی ہو جائے تو اس کو ادغام کہتے ہیں۔اسے عربی میں ادغام اور سنسکرت میں سندھی کہتے ہیں۔ادغام سے مراد ہے جذب کرنا،اپنے اندر سمو لینا۔ مثلاً بدتر سے بتر۔ چل آ سے چلا۔ اب+ہی=ابھی، تب+ہی= تبھی، سب +ہی= سبھی۔ یہ خصوصیت قریباً ہر زبان میں پائی جاتی ہے۔اہلِ زبان روانی میں بہت سی آوازوں کا ادغام کر لیتے ہیں۔

ائتلاف:(Coalition)

ایسا مرکب جس میں دو یا دو سے زائد اصوات ایک ساتھ اس طرح آئیں کہ وہ ادائیگی کے وقت ایک صوت اختیار کر لیں۔ مثلاً بھ پھ۔

سقوط:(Elision)

کسی مصوتے یا پورے صوتی رکن کا دب جانا یا زائل ہونا۔اردو میں چار ساقطے ہیں "ال وی"۔ مثلاً والقمر،والشمس،خود، حتی الامکان وغیرہ۔

سر(Tone)

سر کی تبدیلی اور اتار چڑھائو سے الفاظ کے مفاہیم میں تبدیلی آجاتی ہے۔ چینی زبان میں اسے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔اسی لیے چینی اور ویت نامی (Tonal Languages) کہلاتی ہیں۔

اتصال(Juncture)

بعض اوقات ایسے الفاظ ملتے ہیں جن کے درمیان میں بولنے میں تھوڑا سا وقفہ دیا جائے تو ایک معنی اور اگر وقفہ نہ دیا جائے تو دوسرا معنی نکلتا ہے۔ درج ذیل مثالیں دیکھیے:

۱۔ وہ کیوں آج ارہا ہے؟

۲۔ جب بار ہو تو چپ رہو۔

۳۔ دوا پی لی ہے۔

ان جملوں میں اگر "آج اور آ"، "جب اور بار"، "پی اور لی" کے درمیان میں وقفہ نہ ہو تو پہلے جملے میں آجا، دوسرے میں جبار اور تیسرے میں پیلی الفاظ سمجھ میں آئیں گے، جو غلط معانی دے سکتے ہیں۔[۳]

لہجہ(Intonation)/سر لہر

لہجہ آواز کے زیر و بم کا نام ہے۔ جو کسی لفظ یا جملے کے حصے کو زیادہ طول دینے یا ایک حصے پر کم اور کسی پر زیادہ زور دینے سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک ہی لفظ یا جملے کو کئی طرح سے ادا کیا جا سکتا ہے، جس سے بولنے والا مختلف جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ انگریزی میں بیشتر الفاظ میں لہجے کی تبدیلی سے معنی بدل جاتا ہے۔ اردو میں زیادہ تر یہ تبدیلی صرف جملوں ہی میں پائی جاتی ہے۔ لہجہ بدلنے سے کبھی استفسار، کبھی نفی، کبھی اثبات اور کبھی تاکید کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک ہی جملے کا بیانیہ لہجہ الگ ہو گا، منفی الگ، استفہامیہ، فجائیہ اور دعائیہ لہجے جدا ہوں گے۔

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کے مطابق "اُردو میں لہجے کی تین صوتی سطحیں ہیں: خفی، میانہ اور جلی۔"[4]

اُن کے بقول:

اُردو میں بیانیہ اور استفہامیہ جملے عموماً میانہ لہجے سے شروع ہوتے ہیں۔ لیکن جس خاص مفہوم کی وضاحت مطلوب ہو اِس سے متعلق لفظ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل مثالیں ملاحظہ ہوں :

کیا۲ آپ ۳ کتاب لینے بازار گئے تھے ۱۔

کیا۲ آپ کتاب ۳ لینے بازار گئے تھے ۱۔

کیا۲ آپ کتاب لینے ۳ بازار گئے تھے ۱۔

کیا۲ آپ کتاب لینے بازار ۳ گئے تھے ۱۔

پہلے جملے میں لفظ آپ کو، دوسرے میں کتاب کو، تیسرے میں لینے کو اور چوتھے میں بازار کو جلی لہجے میں ادا کیا گیا ہے۔ اور ایسا کرنے سے ہر بار جملے کا مفہوم تبدیل ہو گیا ہے۔[5]

لب و لہجہ کی ہلکی سی تبدیلی اور اتار چڑھائو سے ایک ہی ترکیب بلکہ ایک ہی لفظ کے معنی اور اس کے تاثر میں خاصا فرق پڑ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ذیل کے مکالمے پر غور کریں

۱۔ کیا کر رہے ہیں جناب؟

۲۔ پڑھائی۔

۳۔ پڑھائی؟ یا پڑھائی!

(۲) اور(۳) میں ایک ہی لفظ استعمال کیاگیا ہے۔ (۲) میں اِس کی حیثیت محض بیانیہ ہے(۳) میں لہجے کی اِس کی حیثیت استفہامیہ بھی ہوسکتی ہے اور استعجابیہ بھی۔استعجابی تناظر میں تحسین کا پہلو بھی ہو سکتا ہے اور تحقیر یا طنز کا پہلو بھی۔اِس طرح لہجے کی تبدیلی سے ایک لفظ مختلف تاثرات پیدا کر سکتا ہے۔ڈاکٹر محبوب عالم نے بھی ڈائیگرام کے ذریعے لہجے کے اُتار چڑھاؤ کی چند مثالیں دی ہیں[6]۔

حوالہ جات

-1 اردو لسانیات، نصیر احمد خاں، دہلی: اردو محل پبلی کیشنز1990ء، ص۔48

2۔ اقتدار حسین خاں، پروفیسر، صوتیات اور فونیمیات، نئ دہلی: ترقی اردو بیورو،1994ء، ص72

3۔ اقتدار حسین، صوتیات اور فونیمیات، ص69

-4 گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، مشمولہ اُردو املاو قواعد (مسائل ومباحث)، مرتبہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1990ء، ص108

5۔ ایضاً، ص108-107

6 محبوب عالم خان، ڈاکٹر، اُردو کا صوتی نظام، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1997ء، ص150-147